بسم اللہ الرحمن الرحیم

صبح کے وقت مومن تو شام کو کافر ہونے والی حدیث پاک کی شرح

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ دیکھی، جس میں لکھا تھا کہ حدیث پاک میں ہے : "نیک اعمال میں جلدی کرو، عنقریب فتنے چھا جائیں گے، انسان صبح کے وقت مؤمن ہو گا تو شام کے وقت کافر ہو گا، اور اس زمانہ میں بیٹھنے والا شخص کھڑے ہونے والے شخص سے بہتر ہو گا، اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہو گا، اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہو گا، تم اس وقت اپنے گھروں کو لازم پکڑنا" ۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا ایسی کوئی حدیث پاک ہے ؟ اگر ہے تو اس سے کیا مراد ہے ؟

جواب

جی ہاں! سوال میں بیان کردہ حدیثِ پاک مختلف الفاظ کے ساتھ متعدد کتبِ احادیث میں موجود ہے ۔

حدیثِ پاک کے اصل الفاظ مع ترجمہ درج ذیل ہیں :

صحیح مسلم ، صحیح ابن حبان ، سنن ابی داوٗد، جامع ترمذی ، المعجم الاوسط للطبرانی ، المستدرک للحاکم علی الصحیحین اور سنن ابن ماجہ میں ہے ، و النظم للمسلم :

”عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال: بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم، یصبح الرجل مؤمنا ویمسي کافرا أو یمسي مؤمنا ویصبح کافرا۔ والنظم لابی داؤد: القاعِدُ فیھا خیر مِن القائِم، والقائمُ فیھا خیرٌ مِن الماشِي، والماشِي فیھا خیر مِن السّاعی قالوا: فما تأمُرُنا؟ قال: کونوا أحلاس بیوتِکُم“

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ان فتنوں سے پہلے (نیک) اعمال میں جلدی کر لو، جو فتنے اندھیری رات کے حصوں کی طرح ہونگے کہ انسان صبح مؤمن ہو کر کرے گا تو شام کافر ہو کر، یا شام مؤمن ہو کر کرے گا تو صبح کافر ہو کر، ان فتنوں میں بیٹھے رہنے والا شخص کھڑے ہونے والے سے بہتر ہو گا اور کھڑے ہونے والا شخص چلنے والے سے بہتر ہو گا اور چلنے والا شخص دوڑنے والے سے بہتر ہو گا، صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عرض کیا کہ اس وقت کے لئے آپ ہمیں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں ؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے گھروں میں ٹھہرے رہنا ۔

(صحیح مسلم ، جلد 01، صفحہ 76، رقم الحدیث : 118 ، مطبوعہ دارالطباعۃ العامریہ ، ترکیا)، (سنن ابی داوٗد، جلد 06، صفحہ 619، رقم الحدیث : 4262، دارالرسالۃ العالمیۃ)

حدیثِ پاک کی شرح :

(1)حدیثِ پاک کے پہلے حصے (ان فتنوں سے پہلے نیک اعمال کرلو، جو اندھیری رات کے حصوں کی طرح ہونگے) کی شرح :

حدیثِ پاک کے اس حصے میں مؤمنین کو نیک اعمال کرنے میں جلدی کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے، اور ان فتنوں کی خبر دی گئی ہے، جو قربِ قیامت رونما ہونگے، اور فرمایا گیا ہے کہ امن وامان کو غنیمت جانو، ورنہ ایسے ایسے فتنے رونما ہونگے کہ جیسے اندھیری رات میں انسان کو کچھ دکھائی نہیں دیتا، یونہی اس فتنہ کے زمانہ میں انسان کو کچھ معلوم نہ ہوگا کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟ عجیب افراتفری کا زمانہ ہوگا۔

(2)حدیثِ پاک کے اس حصے (انسان صبح مؤمن ہوکر کرے گا توشام کافر ہوکرالخ) کے شارحین حدیث نے متعدد معانی بیان فرمائے ہیں :

(1) حدیثِ پاک میں صبح وشام سے قریبی وقت مراد ہے کہ بعض لوگ ایسے متذبذب ہوجائینگے کہ کچھ دیر پہلے مؤمن تھے تو کچھ دیر بعد کافر ہوجائینگے۔

(2) صحابئِ رسول، حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے حدیثِ پاک کے اس حصے کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ لوگ ایسے کام کریں گے کہ ان کا ایمان سلب ہوجائے گا، مگر انہیں خبر ہی نہیں ہوگی۔

(3) یہاں کافر سے حقیقی کفر مراد ہے کہ یہاں کفر ایمان کے مقابلے میں ہے یعنی لوگ ان فتنوں کی وجہ سے اللہ پاک کا انکار کردینگے۔

(4) یا کفر کا لغوی معنی مراد ہے یعنی اللہ پاک کی ناشکری کرنا مراد ہے کہ لوگ صبح تو کامل ایمان کی حالت میں کرینگے، مگر شام کو اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرینگے۔

(5) یا یہ مراد ہے کہ لوگ صبح تو کامل ایمان کی حالت میں کرینگے، مگر شام کو کفار کی طرح کے اعمال کرینگے، یا کفار سے مشابہت اختیار کرتے ہوئے شام کریں گے۔

(6) یا یہ مراد ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ اشیاء، جن کی حرمت لعینہ قطعی ہے، صبح ان کو حرام جانیں گے، اور شام کو انہی حرام اشیاء کو حلال سمجھیں گے، اور جس چیز کی حرمت لعینہ قطعی ہو، تو اس کو حلال جاننا کفر ہے۔

(3)حدیثِ پاک کے اس حصے (ان فتنوں میں بیٹھے رہنے والا شخص کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا الخ) کی شرح :

حدیثِ پاک کے اس حصے سے ظاہری بیٹھنا، کھڑا ہونا، چلنا اور دوڑنا مراد نہیں، بلکہ یہ سب بطور تشبیہ واستعارہ فرمایا گیا ہے۔ **ورنہ بیٹھنے سے مراد ہے**، ان فتنوں سے الگ تھلگ رہنا، ان سے بالکل واسطہ نہ رکھنا، اور یہ فتنوں سے حفاظت کا ذریعہ ہوگا کہ ایسا شخص نہ فتنوں کو دیکھے گا، نہ ان کا اثر لے گا۔

اور کھڑے ہونے سے مراد ہے کہ دور سے فتنوں کو دیکھنا، ان پر خبردار اور مطلع ہونا یعنی فتنوں سے معمولی تعلق رکھنا۔ **اور چلنے سے مراد ہے کہ** ان فتنوں میں مشغول ہونا، مگر معمولی مشغول ہونا مراد ہے۔

اور دوڑنے سے مراد ہے کہ ان فتنوں میں خوب مشغول ہونا۔ الغرض! جو مسلمان ان فتنوں سے جس قدر دور رہے گا، اتنا ہی بہتر ہوگا۔

نوٹ : فتنوں سے حفاظت کا طریقہ حدیثِ پاک میں یہ بیان فرمایا گیا کہ فتنوں سے بالکل ہی دور رہنا ہے اور اپنا وقت گھر میں گزارنا ہے، لیکن اس سے ہرگز یہ مراد نہیں ہے کہ ایسے وقت پنجگانہ جماعت، جمعہ اور عیدین میں حاضر نہیں ہونا، بلکہ ان کی حاضری اس وقت بھی واجب ہوگی۔

چنانچہ شرح صحیح بخاری لابن بطال، المفاتیح فی شرح المصابیح، شرح المصابیح لابن ملک، شرح النووی علی مسلم اور مرقاۃ المفاتیح میں ہے،

والنظم لابن بطال: "فقال: إن الرجل ليصبح مؤمنًا ويمسى كافراً، قالت: وكيف؟ قال: يسلب إيمانه وهو لا يشعر. والنظم للمفاتيح: (بادروا) أي: أسرعوا وسابقوا، ستأتي فتن شديدة كالليل المظلم، فتعجلوا بالأعمال الصالحة قبل مجيئها، فإنكم لا تطيقون الأعمال الصالحة إذا أتتكم الفتن، يصبح الرجل مؤمنا ويمسي كافرا يعني يكفر كثير من المسلمين بالله في تلك الفتن. واللفظ للمرقاة: يصبح الرجل مؤمنا أي موصوفا بأصل الإيمان أو بكماله ويمسي كافرا أي حقيقة، أو كافرا للنعمة، أو مشابها للكفرة، أو عاملا عمل الكافر ويمسي مؤمنا ويصبح كافرا، وقيل: المعنى يصبح محرما ما حرمه الله ويمسي مستحلا إياه، وحاصله التذبذب في أمر الدين والتتبع لأمر الدنيا"

ترجمہ : حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کوئی شخص صبح مؤمن ہونے کی حالت میں کرے گا اور شام کافر ہونے کی حالت میں، ان کی والدہ نے پوچھا کہ وہ کیسے ؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص کا ایمان سلب ہو جائے گا اور اسے اس بات کا علم ہی نہیں ہوگا۔ (بادِرُو) یعنی (نیک اعمال میں) جلدی کرو اور سبقت حاصل کرو، عنقریب اندھیری رات کی طرح سخت فتنے آئینگے، لہٰذا نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو کہ جب فتنے آجائینگے تو تم نیک اعمال کرنے کی طاقت نہیں رکھوگے، کوئی شخص صبح مؤمن ہونے کی حالت میں کرے گا اور شام کافر ہونے کی حالت میں یعنی ان فتنوں میں کثیر مسلمان اللہ پاک کا انکار کردینگے۔ **کوئی شخص صبح مؤمن ہونے کی حالت میں کرے گا یعنی وہ اصلِ ایمان یا کامل ایمان سے متصف ہوگا، اور شام کو وہ کافر ہوگا یعنی یا تو حقیقی کفر مراد ہے، یا کفران نعمت (نعمت کی ناشکری) مراد ہے یا کفر سے مشابہت مراد ہے، یا کفار والے اعمال مراد ہیں۔** اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ کوئی شخص صبح اس حال میں کرے گا کہ اللہ پاک کی حرام کردہ اشیاء کو حرام ٹھہراتا ہوگا اور شام اس حال میں کرے گا کہ انہی حرام کردہ اشیاء کو حلال ٹھہراتا ہوگا، اور دین کے معاملہ میں وہ متذبذب ہوگا اور دنیا کے معاملات میں غور و فکر کرے گا۔ (شرح صحیح بخاری لابن بطال، جلد 10، صفحہ 58، مطبوعہ ریاض)، (المفاتیح فی شرح المصابیح، جلد 5، صفحہ 351، وزارۃ الاوقاف)، (مرقاۃ المفاتیح، جلد 8، صفحہ 3383، دار الفکر)

مفتی محمد احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات : 1391ھ) اسی طرح کی احادیث طیبہ کی شرح میں لکھتے ہیں : "**یہ موقع امن وامان کا غنیمت جانو، جو نیکی کرنا ہے کرلو،** ورنہ ایسے فتنے اٹھنے والے ہیں اور ایسی بلائیں آنے والی ہیں کہ انسان کو کچھ نہ سوجھے گا کہ میں کیا کروں ؟ دلوں کے حالات بہت جلد بدل جائیں گے، جیسے اندھیری رات میں کچھ سوجھتا نہیں، یوں ہی ان فتنوں میں کچھ سوجھے گا نہیں، حق کیا ہے اور باطل کیا ؟ عجیب افراتفری کا زمانہ ہوگا۔ ظاہر یہ ہے کہ صبح شام سے مراد قریبی اوقات ہیں، بعض لوگ ایسے مذبذب

ہوجائیں گے کہ ابھی مؤمن ابھی کافر۔ **یہاں کافر سے مرادیا تو واقعی کافر ہے یا بمعنی ناشکرا ہے، پہلے معنی زیادہ قوی ہیں** کہ یہاں کافر مؤمن کے مقابل ارشاد ہوا۔ **اس فرمان عالی میں بیٹھنا، کھڑا ہونا، چلنا اور دوڑنا بطور تشبیہ و استعارہ ارشاد ہوا ہے۔ بیٹھنے سے مراد ہے ان فتنوں سے الگ تھلگ رہنا، ان سے بالکل واسطہ نہ رکھنا، یہ ذریعہ ہوگا فتنوں سے حفاظت کا کہ وہ نہ فتنوں کو دیکھے گا نہ ان کا اثر لے گا۔ اور کھڑے ہونے سے مراد ہے دور سے انہیں دیکھنا، ان پر خبردار اور مطلع ہونا۔ چلنے سے مراد ہے ان میں مشغول ہونا مگر معمولی طور پر۔ اور دوڑنے سے مراد ہے ان میں خوب مشغول ہونا غرضیکہ عجیب استعارات ہیں۔۔۔** (حدیثِ پاک کے اس حصے) تم بھی گھر میں رہنا باہر نہ جانا، لوگوں سے ملنا جلنا بند کردینا، یہ مطلب نہیں کہ باجماعت نماز اور جمعہ و عیدین چھوڑ دینا۔ مقصد یہ ہے کہ لوگوں سے خلط ملط چھوڑ دینا۔" (مراۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 160، 148، نعیمی کتب خانہ گجرات ملخصاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: OKR-0173

تاریخ اجراء : 18جمادی الثانی 1447ھ/10دسمبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net